خلافت لائبریری

سوموار | یکم دسمبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 14

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 268 | سوموار یکم شعبان ۔1418ھ یکم فتح 1376ھش یکم دسمبر 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ گھر بے بنیاد ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

ہماری نصیحت یہی ہے کہ ہر شخص گور کے کنارے بیٹھا ہے۔ یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اطلاع دے دے۔ اور کسی کو اچانک موت آجاوے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ گھر ہے بے بنیاد۔ بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے گھر کے سارے آدمیوں کو مٹی میں دبایا اور اولادوں کو دفن کیا۔ مگر کچھ ایسے سخت دل ہوتے ہیں کہ وہ موت ان پر اثر نہیں کرتی اور تبدیلی ان میں نہیں پائی جاتی۔ یہ بدقسمتی ہے۔ یہ تماشہ سلاطین کے ہاں بہت دیکھا جاتا ہے۔ لاکھوں لاکھ خون ہو جاتے ہیں۔ ان پر کوئی اثر نہیں۔ مساکین کے مال لیتے ہیں اور خود عیش کرتے ہیں۔ بڑی بھاری غفلت کا نمونہ ان کے ہاں دیکھا جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 581)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کا وجود ہے اور وہ ایک ایسی شے ہے کہ جس قدر اس پر ایمان بڑھتا جاوے، اسی قدر قوت ملتی جاتی ہے اور وہ نہاں در نہاں ہستی نظر آنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ کھلے کھلے طور پر اس کو دیکھ لیتا ہے اور پھر یہ قوت دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہی ایک بات ہے جس کی تلاش دنیا کو ہونی چاہئے۔ مگر آج یہ قوتیں دنیا میں نہیں رہی ہیں۔

(دین حق) جو یہ ایمانی قوت لے کر آیا تھا، بہت ضعیف ہو گیا ہے اور عام طور پر (دین حق ماننے والوں) نے محسوس کر لیا ہے کہ وہ کمزور ہیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ آئے دن جلسے اور مجلسیں ہوتی رہتی ہیں اور نت نئی انجمنیں بنتی جاتی ہیں۔ جن کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ (دین حق) کی حمایت اور امداد کے لئے کام کرتی ہیں مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ان مجلسوں میں قوم قوم تو پکارتے ہیں۔ قومی ترقی قومی ترقی کے گیت تو گاتے ہیں، لیکن کوئی مجھ کو یہ بتائے کہ کیا پہلے زمانے میں جب قوم بنی تھی۔ وہ یورپ کے اتباع سے بنی تھی؟ کیا مغربی قوموں کے نقش قدم پر چل کر انہوں نے ساری ترقیاں کی تھیں۔ اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ہاں اسی طرح ترقی کی تھی۔ تو بے شک گناہ ہو گا اگر ہم اہل یورپ کے نقش قدم پر نہ چلیں۔

لیکن اگر ثابت نہ ہو اور ہرگز ثابت نہ ہو گا۔ پھر کس قدر ظلم ہے کہ (دین حق) کے اصولوں کو چھوڑ کر (کلام الٰہی) کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے۔ جو لوگ (دین حق) کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں، وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو (کلام الٰہی) کے ماتحت چلتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 409)

نمایاں کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی برکت سے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے شعبہ گائنی کی ڈاکٹر ناصرہ صبیحہ داؤد صاحبہ نے F.C.P.S پارٹ ٹو کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کو یہ اعزاز ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ مکرمہ ڈاکٹر صاحبہ کو آئندہ زندگی میں مزید کامیابیوں اور ترقیات سے نوازے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے تمام کارکنان کو خدمت خلق کے میدان میں ہر لحاظ سے بہترین کارکردگی کی توفیق عطا فرمائے۔"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم راجہ منصور احمد صاحب کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام مسعود محمود تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب (وفات یافتہ) سابق نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا کا پوتا۔ حضرت بھائی محمود احمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑپوتا اور چوہدری غلام نبی صاحب وڑائچ درویش قادیان کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مربی سلسلہ تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی مکرمہ امتہ اللہ صاحبہ اہلیہ مکرم حفیظ احمد صاحب آف ملیر کینٹ کراچی مورخہ 19- نومبر 1997ء کو بعمر 72 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی تدفین احمدیہ قبرستان کراچی میں ہوئی۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ استاذ الجامعہ احمدیہ کے نومولود بیٹے عزیز حسیب احمد (جو کہ وقف نو میں شامل ہے) کی طبیعت کل رات سے سانس کی تکلیف کی وجہ سے زیادہ خراب ہو جانے کی وجہ سے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل کروایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود بچے کی صحت و سلامتی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

جنہوں نے اس دنیا میں اور آنے والے زندگی میں خدا تعالیٰ کے انتہائی پیار کو حاصل کرنا ہو وہ بغیر کسی بار کے جو محسوس کریں ذکر کی عادت ڈالیں۔ یہ عادت کی بات ہے۔ ذکر جو ہمیں دین حق نے سکھایا ہے عادت سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک دفعہ، میں نے پہلے بھی بتایا تھا میں کالج میں پرنسپل تھا تو جب امتحان کے پرچے بھجوائے جاتے تھے تو کئی سو دستخط کرنے ہوتے تھے اچھے پندرہ بیس منٹ لگ جاتے تھے ایک کلرک تیز کام کرنے کے لئے پاس کھڑا ہوا اور تے الٹا تھا مجھے خیال آیا میں نے اسے کہا کہ دیکھو میں ساتھ ساتھ تحمید اور تسبیح بھی کرتا ہوں جو آسانی سے سو

باقی صفحہ 7 پر

تمہارا خدا وہ ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم فتح 1376 ھش — یکم دسمبر 1997ء

استغفار اور توبہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے۔ کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ عادۃ اللہ یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سے مدد چاہے گا تو خدا تعالیٰ ایک قوت دے دے گا۔ اور پھر اس قوت کے بعد انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے گا۔ اور نیکیوں کے کرنے کے لئے اس میں ایک قوت پیدا ہو جاوے گی۔ جس کا نام (خدا کی طرف رجوع کرو) ہے۔ اس لئے طبعی طور پر بھی یہی ترتیب ہے۔ غرض اس میں ایک طریق ہے جو سالکوں کے لئے رکھا ہے کہ سالک ہر حالت میں خدا سے استمداد چاہے۔ سالک جب تک اللہ تعالیٰ سے قوت نہ پائے گا' کیا کر سکے گا۔ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ اگر استغفار نہ ہو تو یقیناً یاد رکھو کہ توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔"

یہ فرق جو حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے بیان فرمایا ہے ایک نہایت باریک سا فرق ہے اور نہایت اہم ہے۔ اگر انسان یہ سمجھ لے کہ وہ اپنے زور بازو سے کچھ نہیں کر سکتا۔ اسے ہر لمحہ اور ہر قدم پر خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے تو یقیناً وہ ہر کام کے لئے خدا کی طرف دیکھے گا اور اس سے مدد مانگے گا۔ اس کے بغیر وہ اپنے کسی کام کا بہتر نتیجہ بھی نہیں نکال سکتا یعنی وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی مدد اسے مل رہی ہو۔ خدا تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال ہو تو یقیناً اس کا ہر قدم بابرکت ہو گا اور ہر بات جو وہ کہے گا یا جو وہ کرے گا وہ ایک بہتر نتیجہ پیدا کرے گی۔ یہی فرق ہے جو حضرت صاحب نے بیان فرمایا ہے جب انسان یہ کہتا ہے کہ میں توبہ کرتا ہوں تو وہ ایک رنگ میں اپنی چھپی ہوئی اس حالت کا بیان کرتا ہے کہ ایسا وہ اپنے زور بازو سے کرے گا۔ لیکن جب وہ مغفرت چاہتا ہے جب وہ یہ چاہتا ہے کہ اس کے گناہ ڈھانپ لئے جائیں تو وہ اپنی خواہش کو دعا کے رنگ میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کرتا ہے گویا کہ اپنے عجز کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ وہ از خود کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ ہی اس کے گناہوں کو ڈھانپے تو وہ ڈھانپے جا سکتے ہیں۔ اور آئندہ خدا تعالیٰ ہی اسے بہتر طریق پر زندگی گزارنے کی توفیق دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بازو دیئے ہیں اور زورِ بازو بھی دیا ہے۔ اور کئی کام ایسے ہیں کہ وہ زورِ بازو سے کرتا ہے۔ لیکن زورِ بازو بھی اس حد تک کام کر سکتے ہیں جس حد تک خدا تعالیٰ انہیں توفیق دے۔ اور اگر زور بازو سے کام لیتا ہوا وہ خدا تعالیٰ کی مدد کو بھی شامل حال کرنے کے لئے دعا کرے تو اس کی کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔

پس توبہ بھی کرنی چاہئے اور خود ارادہ باندھنا چاہئے کہ میں اب گناہوں سے بچوں گا لیکن اس ارادے کے ساتھ توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہونی چاہئے اور اسی طرح سے یہ بات مانگنی چاہئے کہ وہ ہمارے گناہوں کو ڈھانپ لے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں اور نیکیوں پر قدم ماریں اور اپنی زندگی کو بہتر طریق پر بسر کریں۔

پس اس ارشاد کا یہ مطلب نہیں کہ توبہ نہ کی جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے توبہ کی جائے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا ہے کہ توبہ کی توفیق استغفار کے بعد ملتی ہے۔ پہلے اپنے زور بازو کی طرف نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی مدد کی طرف توجہ ہونی چاہئے اور خدا تعالیٰ کی مدد کی طرف توجہ کرتے ہوئے توبہ کرنی چاہئے۔ پھر یہ توبہ رنگ لائے گی۔ ہمارے لئے کامیابی کا نتیجہ نکالے گی۔ استغفار اور توبہ دونوں ضروری ہیں۔ ہیں تو دونوں الگ الگ لیکن دونوں کو اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلے استغفار اور پھر توبہ۔ اور اگر استغفار نہ ہو تو حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق توبہ کی قوت مر جاتی ہے۔ کیونکہ توبہ کی قوت میں اپنے زورِ بازو کا اظہار ہوتا ہے۔ اور انسان کسی جگہ پر بھی کسی موقعے پر بھی اپنے زورِ بازو سے اس طرح کام نہیں لے سکتا کہ اسے خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہی نہ ہو۔ زورِ بازو کو استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنا لازم ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمّتِ مرداں مددِ خدا۔ گویا کہ زورِ بازو اور خدا تعالیٰ کی مدد یہ دونوں چیزیں مل کر بہتر نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ اگر ہم اپنے زور بازو کو استعمال ہی نہ کریں' ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں تو ہم خدا تعالیٰ سے کیا مانگیں گے۔ پس ان دونوں کا آپس میں ملاپ ہونا چاہئے۔ پہلے ہمیں خدا تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہئے کہ وہ ہمارے گناہوں کو ڈھانپ لے اور آئندہ کے لئے بہتر توفیق عطا فرمائے اور پھر توبہ کرنی چاہئے یعنی پھر اپنے عزم کا اظہار کرنا چاہئے۔ اپنے ارادے کو بروئے کار لانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

بنا لیا ہے برازیل ہی کو اپنا گھر
ابھی تو باندھ کے بیٹھی ہیں آپ رختِ سفر
خدا کرے یہ ارادہ خدا کو ہو مقبول
لگائے میرا خدا اس کو میٹھے میٹھے ثمر
اسی طرح سے پھلے پھولے گلستاں اپنا
ہر اک شجر ہو خدا کی عنایتوں کا شجر

مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق اکاؤنٹنٹ' جامعہ احمدیہ ربوہ کی ایک نواسی کی شادی برازیل کے ایک احمدی نوجوان سے ہوئی ہے۔

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

تلقینِ عمل

بعض صوفیاء کا قول ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے وہ اسی ذریعہ سے خدا تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے اور تصوف میں اس قول کو اتنا دخل ہے کہ تصوف کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ بعضوں نے غلطی سے اس کلمہ حکمت کے معنے یہ کئے ہیں کہ ہم خدا ہیں۔ ہمہ اوستی کا مذہب انہی معنوں اور اسی خیال سے نکلا ہے۔ مگر یہ نادانی ہے۔ اس سے یہ مذہب نہیں نکلتا ہے۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ بندے اور خدا میں کیا فرق ہے۔ جس نے اپنے نفس کو دیکھا۔ اور اپنی احتیاجوں اور کمزوریوں کو پہچانا۔ اس نے تکبر کو چھوڑ دیا۔ اور اپنے خدا کی طرف جھک گیا اور جو لوگ اپنے نفس سے ناواقف ہیں۔ ان کی یہ ناواقفیت ہی ان کو تکبر و خودپسندی کی طرف لے جاتی ہے۔

جب انسان غور کرے گا تو اس کو معلوم ہوگا کہ اس کے نفس کو کتنی احتیاجیں لگی ہوئی ہیں۔ اور کتنی ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کا محتاج ہے۔ یورپ نے تکبر کیا۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ دھوبی سٹرائک کرتے ہیں۔ نائی سٹرائیک کرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے امراء تک ان کے آگے ہاتھ جوڑتے ہیں کہ جو کہو وہ ہم مانتے ہیں کوئلہ ڈالنے والے اور کوئلہ کھودنے والے سٹرائیک کرتے ہیں اور حکومت والے ان کی خوشامد کرتے ہیں کہ آپ جو کہتے ہیں۔ ہم وہی مانتے ہیں۔ اس ذریعہ سے خدا نے یورپ کو بتایا ہے کہ انسان ہزاروں چیزوں کا محتاج ہے۔ اور ان کا محتاج ہے جن کو وہ ادنیٰ کہتا ہے۔ یہ نیا عقیدہ نہیں۔ یہ نیا فلسفہ نہیں۔ جیسا کہ آجکل کے نادان تعلیم یافتہ یا جاہل تعلیم یافتہ خیال کرتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک عذاب ہے جو خدا نے بھیجا ہے کہ ان لوگوں کا جو متکبر ہیں تکبر ٹوٹ جائے۔

جو لوگ موجودہ سٹرائیکوں کو ایک فلسفہ کہتے ہیں۔ یا اقتصادیات کا ایک جزو قرار دیتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ چند عرصہ میں نہ یہ فساد ہوں گے نہ یہ سٹرائیکیں ہوں گی۔ یہ محض عذاب کے طور پر ہیں۔ جس طرح پہلے عذاب نہیں رہے اسی طرح یہ عذاب بھی دنیا کو ہلا کر چلا جائے گا۔ اس میں تو خدا نے یہ بتایا ہے کہ انسان کس قدر محتاج ہے، لیکن بعض لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے اس کا نام فلسفہ رکھتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں خودپسندی اختیار کرتے ہیں اور اس کا نام نیا علم رکھ کر تکبر کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بڑا بتاتے ہیں اور دوسرے کی فرمانبرداری کو ہتک خیال کرتے ہیں۔ یہ ان کی نادانی اور جہالت ہے۔

یاد رکھو کہ اتباع اچھی بات کی کی جاتی ہے۔ عذابوں کی اتباع نہیں کی جاتی۔ لوگوں میں عادت ہے کہ بعض لوگ اگر ایک خاص قسم کا کوٹ یا قمیض یا پاجامہ پہنیں تو اور لوگ بھی اسی طرح کے کپڑے پہننے لگیں گے، لیکن تم نے یہ نہیں دیکھا ہوگا کہ کہیں ہیضہ پڑا ہو۔ اور لوگ اس خیال سے مرنے لگیں کہ ہیضہ میں مرنا بھی ایک فیشن ہے، پاجامہ پہننے لگتے ہیں کہ ایک فیشن ہے لیکن جن دنوں طاعون پھوٹا ہو ایسا نہیں کرتے کہ طاعون کے کیڑے لے کر کھا جائیں اور مر جائیں۔ ایم اے اور بی اے ہوتے ہیں، لیکن انفلوانزا میں مرنا شروع نہیں کرتے کہ ہماری اولاد اس کا فخر کرے گی کہ ہمارے بڑے انفلوائنزا میں مرے تھے ان کو کیوں نہیں فیشن کی طرح اختیار کرتے۔ اس لئے کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ انفلوائنزا ایک عذاب ہے۔

جس طرح یہ امراض ایک جسمانی عذاب ہیں۔ اسی طرح تکبر ایک روحانی عذاب ہے۔ لوگ جسمانی عذاب کی نقل نہیں کرتے، روحانی کی کرتے ہیں۔ جو لوگ تکبر کرتے ہیں ان کی ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ چیتا اپنی زبان کو کسی کھردری چیز پر گھسے اور اس میں سے خون نکلے اور وہ اس کو چاٹے اور خیال کرے کہ کیا مزا آتا ہے۔ اگرچہ اب وہ مزا لیتا ہے، لیکن درحقیقت وہ اپنی زبان کھا رہا ہے۔ کچھ مدت تو مزا آئے گا اور نتیجہ اس کی موت ہوگی۔

میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اچھی باتوں کو اخذ کریں۔ جو باتیں دین کے اور اخلاق فاضلہ کے خلاف ہوں۔ ان کو چھوڑ دو۔ خودپسندی کو چھوڑ دو۔ اطاعت (دین حق) کے ماتحت عزت کی چیز ہے۔ اس پر قدم مارو۔ اور تکبر ایک ایسی بلا ہے جو تمہیں خطرناک گڑھوں میں گرا دے گی۔

(الفضل 5۔ اگست 1919ء)

○○○

> بعض لوگ اپنے عملوں سے خدا کو راضی کرکے اور بعض اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر خدا کو راضی کرتے ہیں۔ ایک شخص کے دو خدمت گار ہیں ایک کو وہ ایسے کام اور سفر پر روانہ کرتا ہے کہ جہاں اس کو سواری مل سکتی ہے اور راستہ بھی سایہ دار اور ٹھنڈا ہے اور ہر طرح کا آرام ہے۔ دوسرے خدمت گار کو ایسی طرف روانہ کرتا ہے جس راستہ میں نہ کوئی سواری مل سکتی ہے اور نہ سایہ ہے لیکن پیدل چلنا اور سخت گرمی اور دھوپ اور لو کا سامنا ہے۔ مگر وہ جانتا ہے کہ جس کو جتنی تکلیف ہوگی اس کو اتنا ہی بدلہ اور عوض خدمت دوں گا۔ پھر ان دونوں خدمت گزاروں کو اپنے سفر پر کیا اعتراض ہے۔ اسی طرح لنگڑے، اندھے، اپاہج، غریب، فقیر وغیرہ لوگ جو خدا تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں ان کو جب اس آخری جہان میں چل کر بدلہ ملنا ہے تو کیا ضرورت ہے کہ ہم گوناں گوں جہنم مان لیں۔ اور اس بڑے اور حقیقی جہنم سے اعراض کریں۔ جو دکھ اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں وہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ہیں۔ جب کہ وہ رحم کرنے والا ہے تو کسی کو کسی طرح اور کسی کو کسی طرح بدلہ دیتا رہے گا۔ پس اپاہج اور اندھے وغیرہ کو اپنی ان نقائص خلقت کا بدلہ قیامت میں مل جائے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرکے اللہ کے فضلوں کا وارث بنیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اگر ساری طاقتوں کی کمال نشوونما کے لئے تمہاری طرف سے انتہائی جدوجہد نہیں ہوگی تو تم گھاٹے میں رہو گے۔ یا اگر تم نے دو قسم کی قوتوں کی نشوونما پر تو زور دیا اور دوسری کو بالکل بھول گئے تو یہ بات تمہارے لئے اور بھی زیادہ نقصان اور ہلاکت کا موجب ہوگی۔ لیکن اگر تم نے اپنی قوتوں کی صحیح اور انتہائی نشوونما کے لیے آخری کوشش نہ کی تو پھر بھی تم گھاٹے میں رہو گے جس حد تک تمہاری کوشش میں کمی ہوگی۔ اسی حد تک تمہارا نقصان بھی ہوگا۔

غرض خدا تعالیٰ تمہیں بہت کچھ دینا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس حد تک دینا چاہتا ہے جس حد تک اس نے تمہارے اندر لینے کی قوت اور طاقت پیدا کی ہے۔ اگر تم اس سے لینے کی طاقت کو انتہا تک نہ پہنچاؤ گے تو وہ تمہیں کچھ نہیں دے گا اس لئے کہ تم نے اس سے لینے کا خود کو اہل ہی نہیں بنایا۔ اگر تم محض دنیا کے لئے کوشش کرو گے تو دنیا تمہیں مل جائے گی۔ (۔) اگر تم محض دنیا کے لئے اپنی جسمانی اور ذہنی طاقتوں کی نشوونما کو انتہاء تک پہنچانے کے لئے محنت کرو گے تو دنیا تمہیں مل جائے گی لیکن (۔) اس عارضی چند روزہ اور بے وفا دنیا کے بعد تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن (۔) جو شخص اس دنیا کی بعد کی زندگی کے لئے بھی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا کے انعامات کے علاوہ اخروی زندگی کی نعمتوں سے بھی اسے نوازتا ہے۔

دراصل (کلام الٰہی) میں جہاں بھی اس ضمن میں یعنی اس Context (کن ٹیکسٹ) میں سَعْی کا لفظ آئے گا اس کا مطلب یہی ہوگا کہ جو شخص اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے محنت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو چار قسم کی بنیادی صلاحیتیں عطاء کرکے فرمایا ہے کہ اگر تم اس دنیا کے انعامات اور اخروی زندگی کے انعامات کے حصول کے لئے جو راہیں مقرر کی گئی ہیں ان پر چل کر انتہائی کوشش کرو گے تو اس دنیا میں بھی تم اللہ تعالیٰ کے بہترین انعاموں کے وارث بنو گے اور اخروی زندگی میں بھی اس کے بہترین انعاموں سے وارث بنو گے۔ مگر یہ سب کچھ تم اپنے اپنے دائرہ استعداد کے اندر رہ کر حاصل کرو گے۔ کیونکہ اپنے دائرہ استعداد سے آگے تو کوئی شخص نہیں بڑھ سکتا نہ اس دنیا میں اور نہ اخروی زندگی میں۔

(از خطبہ 4۔ فروری 1972ء)

○○○

تعارف

مولانا عبدالباسط شاہد

التقویٰ

"التقویٰ" کا مارچ 1997ء کا خوبصورت دلچسپ شمارہ زیر تبصرہ ہے۔ اس شمارہ میں معمول کے مطابق جوامع الکلم، کلام الامام، کے عناوین پر روح پرور ارشادات کا بہت عمدہ انتخاب پیش کیا گیا ہے۔

اس شمارہ میں "سیرۃ طاہرہ" کا بیش قیمت سلسلہ (جس میں ہمارے مشہور مصری قلم کار جناب مصطفیٰ ثابت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلو بیان کرتے ہیں) بھی موجود ہے۔ اس مضمون میں حضرت بابا نانک جو سکھ مذہب کے بانی کے طور پر شہرت رکھتے ہیں کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ایک معرکہ الآراء تحقیق پیش کی گئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت باباجی دین حق سے بہت قریب تھے بلکہ ان کے اعمال و اعتقادات سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دین فطرت پر عمل کرنے والے اور اس کی طرف دعوت دینے والے بہت بلند پایہ بزرگ تھے۔ اسی طرح مضمون میں دین حق کی تائید کے اس مشہور نشان کا بھی ذکر ہے جو جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں ظاہر ہوا۔

اس شمارہ کا خاص مضمون حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت ثانی کے متعلق ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ آپ نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک بہت مشکل اور مخالف حالات میں جماعت کی نہایت کامیاب قیادت فرمائی۔ آپ کی ذات کے متعدد نمایاں پہلو تھے ایک طرف تو آپ کامیاب قائد و رہنما تھے اس کے علاوہ آپ ایک کامیاب مصنف ایک صاحب طرز خطیب۔ ایک بہت بڑے منتظم اور اس طرح کی اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اس مضمون میں آپ کے زمانہ میں جماعتی ترقیات اور آپ کے کارناموں کی ایک جھلک بھی پیش کی گئی ہے۔ مدرسہ احمدیہ کے قیام و احیاء کے متعلق آپ کا کارنامہ ایک ایسا کام تھا جس کے اثرات و فوائد دائمی ہیں۔ اس مشہور درسگاہ سے حضرت مولانا جلال الدین شمس۔ حضرت مولانا ابوالعطاء۔ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر جیسے متبحر علماء تیار ہوئے اور یہ علمی ورثہ اب بھی اپنے نتائج اور پھلوں کی وجہ سے دنیا بھر میں نیک اثرات مرتب کر رہا ہے اس شمارہ میں حضرت امام جماعت ثانی کی اس خصوصیت کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ آپ خود بھی جماعت کے امام تھے اور حضرت امام جماعت ثالث اور ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد (اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور فتوحات و کامیابیوں میں برکت عطا فرماوے) آپ کی اولاد میں سے ہیں۔

یہ دیدہ زیب رسالہ اسلام آباد ٹلفورڈ برطانیہ سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر احمد وڑائچ مربی سلسلہ

مسئلہ نئی نسلوں کا

اسی طرح روحانی و باطنی پاکیزگی پیدا کرنے کا ذریعہ جماعتی نظام کے تحت جاری ہونے والا اخبار "الفضل" بھی ہے۔ روزنامہ الفضل کی اہمیت و افادیت ایسی مسلّمہ ہے جس کا کسی کو بھی انکار نہیں خاکسار کو بارہا تجربہ ہوا ہے جو نوجوان الفضل اخبار کے قاری ہیں ان کی گفتگو سے الفضل کی خوشبو آتی ہے بعض اوقات حیرانگی ہوتی ہے کہ یہ محترم کسی تاریخی واقعاتی زبردست علم و عرفان پر مبنی بات کر رہا ہے ادھر گھر میں جا کر روزنامہ الفضل دیکھا تو عقدہ کشا ہوا کہ سارا راز اچھی گفتگو کا الفضل اخبار میں تھا۔

بعض ایسے بھی نوجوان دیکھنے میں آتے تھے جن کا مزاج جماعت کے روایتی مزاج سے ہم آہنگ نہیں ہوتا تو جب بنظر غائر دیکھا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے گھر نہ الفضل نہ تشحیذ' خالد اور نہ ہی مصباح لگا ہوا ہے اور دیگر جماعتی پروگراموں میں بھی انتہائی سست ہیں۔

الفضل کے فیضان زبان زدعام میں قریہ قریہ شہر شہر اس کے روحانی انقلابی تجربات کے شاہد ہیں اسی طرح خاکسار کو بھی ایک مرتبہ تجربہ ہوا کہ ایسا دوست ملا جس کو جماعت سے کوئی گہرا تعلق نہیں تھا مجھے خدا کے فضل سے اس کے ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو الفضل کا شمارہ دینے کا اتفاق ہوا جس پر حضرت صاحب کا خطبہ چھپا ہوا تھا اس شخص کو اس قدر دلچسپی پیدا ہوئی کہ وہ آئندہ ہفتہ کا الفضل خود مانگنے آگیا آخر اس نے اخبار لگوا لیا اس تجربہ سے ہم نے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک مہم کے تحت تمام گھروں میں الفضل لگوایا بعض جو مالی لحاظ سے کمزور تھے ان کے گھر سہ ماہی یا ششماہی لگوا دیا تو ایک دن ڈاکیا آیا اور اس نے کہا کہ ہم ڈاک خانے والوں کو آپ نے پریشان کر دیا ہے کہ آپ کی اس قدر زیادہ تعداد یہاں موجود ہے۔

بہرحال الفضل ایک روحانی نہر ہے جو روحانی باغ کی سرسبزی و شادابی کے لئے نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہے مگر خاکسار کو بعض دوستوں سے شکوہ بھی ہے جن کے گھروں میں دوسرے اخبار تو بڑے اہتمام سے منگوائے اور لگوائے جاتے ہیں مگر الفضل اور دیگر جماعتی رسائل کی طرف ان کی توجہ نہیں ہے ان کی خدمت میں صرف اس قدر ایک جائزہ پیش کرنا ہے اس شرط کے ساتھ کہ خاکسار کو قطعاً دوسری اخباروں کی اہمیت و افادیت سے انکار نہیں مگر یہ یاد رہے یہ اخبار معاشرہ کے افراد کو ٹوٹتے پھوٹتے ہوئے پیش کر رہے ہیں اس کے بالمقابل الفضل معاشرہ کے افراد کو جوڑتے ہوئے پیش کر رہا ہے۔ وہ بے چینی اور اضطراب پیدا کر رہے ہیں الفضل چین اور سکون بخش رہا ہے۔

وہ بے حیائی اور عریانی پیش کر رہے ہیں اور اس کے بالمقابل الفضل حیا کی قدروں کو فروغ دے رہا ہے۔ تعلیم و تربیت کے لئے ممکنہ ذرائع میں سے تیسرا ذریعہ ماحول ہے جس میں نئی نسل نے پروان چڑھنا ہے۔ ماحول کی بہتری اور پاکیزگی افراد کی باطنی کیفیات پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے جو کہ ہر معاشرے میں مسلّمہ ہے۔

ماحول کا دائرہ کار گھر کی در و دیواز سے لے کر گلی محلے دیہات یا شہر تک محیط ہے ماحول میں سب سے پہلے ایک گھر میں بسنے والے افراد ہیں جو نئی نسل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے گھر میں ماں باپ بہن بھائی ہیں یا دیگر عزیز و اقارب ہیں جن کا رہن سہن بول چال اک ماحول جنم دے رہے ہوتے ہیں۔

ماحول کے ضمن میں گھر کو سرفہرست اس لئے رکھا ہے کہ اگر گھر میں صحت مند ماحول ہوا تو بچوں کی صحت مند دلچسپیاں گھر سے وابستہ رہیں گی وہ گلی محلے میں کم ہی دکھائی دیں گے اگر خدانخواستہ گھر میں لڑائی جھگڑے ہیں اور ایسی گھٹن پائی جاتی ہے کہ بچے گھر میں داخل ہوتے ہی یوں محسوس کریں کہ گویا کہ ہم کسی جیل میں داخل ہو گئے ہیں اور ہر قسم کی پابندیاں لگ چکی ہیں ہماری دل لگی کے سامان تو کجا ہمارے لئے اپنے ہی گھر میں دلخراش کیفیتوں کے علاوہ اور کوئی کیفیت نہیں ہے تو ایسے بچے طوعاً و کرہاً گھر کو الوداع کہہ کر گلی محلے میں اپنی مرضی کے لوگ منتخب کریں گے جو ان پر اثرات مرتب کریں گے خاکسار کو قطعاً ایسی پابندیوں پر اعتراض نہیں ہے جو صحت مند اور جائز ہیں جو بچوں کے مستقبل کو سنوارنے والی ہیں۔ ان کو باہر گلی محلے کی قباحتوں سے بچانے والی ہیں ایسی تمام پابندیاں لازمی اور ضروری ہیں لیکن اعتدال کو قائم رکھنا گھر کے سربراہ کا کام ہے۔ عموماً ایسی پابندیاں یا ایسے احکامات جن پر صاحب خانہ عامل نہ ہو اور بچوں کو کرنے پر مجبور کر رہا ہو وہ بھی مثبت نتائج پیدا نہیں کرتیں۔ مثلاً عبادت کا بیت الذکر میں باجماعت التزام ہے ایک شخص بچوں کو تو کہہ رہا ہے مگر خود عامل نہیں تو پہلے تو کہنے میں تاثر کی قوت ہی ختم ہو جائے گی مگر سختی سے عمل کروایا بھی گیا تو وہ ضرور بوجھ بن جائے گی اور تعمیر کی بجائے تخریب پر واقع ہو گی۔ اس کا ہرگز یہ بھی مطلب نہیں کہ ہم ایسی نسلیں معاشرہ کے سپرد کریں جو عبادت کے بنیادی اور لازمی حکم سے لاپرواہ ہوں بہرحال ہر کوشش سے اور ہر لائحہ عمل سے ہماری اولین کوشش نئی نسل کو عبادت سے لگن اور محبت پیدا کرنا ہے اور یہ کام والد اور والدہ ہر دو کی کوشش سے ہی بہتر رنگ میں ممکن ہیں۔ ایک مرتبہ عبادت کے بجالانے کے سلسلہ میں جماعتی طور پر ایک جماعت میں کوشش کی گئی تو ایک خاتون نے اپنے بچوں کو نصیحت کی کہ میری خواہش ہے کہ آپ سب بالخصوص صبح کو عبادت کے لئے پہلی صف میں کھڑے ہوں سب نے کہا ٹھیک ہے اچھی بات ہے مگر صبح اٹھنے کی عادت نہیں تھی صبح ہوئی تو کوئی بھی اس نصیحت پر عمل نہ کر سکا دوسرے دن پھر رات کو یہی نصیحت دوہرائی گئی معمولی اثر ہوا آخر صبح کو ان کا ناشتہ بند کر دیا گیا جس کے نتیجے میں اس کے بعد اگلی صف میں کھڑے ہونے کی ان کی والدہ کی خواہش پوری ہوئی عرض کرنے کا فقط یہ مقصد ہے کہ جب گھر میں رد عمل پیدا ہوتا ہے تو موثر ترین عملدرآمد پیدا ہوتا ہے جو بہترین گھر کا ماحول پیدا کرتا ہے عبادت سے لاپرواہ افراد کے گھر کے ماحول کو کون صحت مند ماحول کہہ سکتا ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ ایک گھر میں رات بسر کرنے کا اتفاق ہوا علی الصبح سربراہ خانہ نے اپنے تمام بچوں کو بیدار کیا اور عبادت باجماعت ادا کی کلام پاک کا درس دیا گھر میں عبادت بجالانے کی وجہ یہ تھی کہ وہاں بیت الذکر موجود نہیں تھی اب ایسے لوگ جو مکان بناتے وقت یا خریدتے وقت بیت الذکر کا ذہن میں نہیں رکھتے اگر وہ عبادت پر کاربند بھی ہیں تو ان کی نسلیں اس خلق میں مہمان ہیں کیونکہ بیت الذکر عبادت میں کمزور افراد کو بھی پختہ کرنے میں مدد دیتی ہے یا پھر اپنے گھر میں باجماعت التزام کریں تو الگ بات ہے۔ بہرحال گھر کے صحت مند ماحول کے ضمن میں اس پہلو کو اس لئے اجاگر کیا ہے اگر یہ پہلو موجود ہے تو پھر تقریباً باقی پہلو بھی پائے جانے کی امید ہے اگر گھر اس پہلو میں سست ہے تو باقی کا خدا ہی حافظ ہے میرے خیال میں ان کو پیش کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

جو عبادت بجالانے والے افراد خانہ اپنے گھر میں صحت مند ماحول پیدا کر رہے ہیں ان افراد کے اندر عبادت کی پاکیزہ تاثیر ایسا انقلاب پیدا کرے گی جو دوسروں پر اثر پیدا کرنے کا موجب بنے گی اور ان افراد کے اندر ایسا توازن پیدا ہو گا جو دوسروں کی نیک عادات کو جذب کریں گے اور بری عادات سے خود بخود نفرت پیدا ہو جائے گی۔

پھر ایسے عبادت گزار یا پاکیزہ ماحول کے حامل گھروں میں جن کے چھوٹے بچے یا چھوٹی بچیاں ہیں جن کے اندر ابھی عبادت کا حسن پیدا نہیں ہوا اور وہ اس فیلڈ میں طفل مکتب ہیں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے گھروں میں آنے والے افراد پر بھی نگاہ رکھیں جو غیروں کے ماحول میں پیدا ہوئے اور پروان چڑھے وہ کبھی بھی اچھے اثرات پیدا نہیں کرتے سوائے چند ایک کے علاوہ ازیں بعض مرد و زن تو نہایت ناپاک اعمال اور عادات کے مالک ہوتے ہیں ان سے تو مکمل اجتناب ہی فائدہ بخش ہے ایسے افراد سے اگر کوئی لالچ بھی ہو گا کسی مفاد کا تو فائدہ کم اور نقصان زیادہ دے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں بہت سی امثلہ پیش کی جاسکتی ہیں مگر طوالت کے خوف سے اس پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

پھر ایک بنا بنایا ماحول بھی بعض اوقات اثرات پیدا کر رہا ہوتا ہے اس کو بھی بالغ النظری سے دیکھ کر حکمت سے اس کی قباحتیں نوجوان بچوں اور بچیوں کے سامنے پیش کرنے والی ہوتی ہیں تاکہ اس کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ یہ بذریعہ ٹی وی یا وڈیو کے ذریعہ اپنے کام دکھاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں اپنے گھر میں احمدیہ ٹیلی ویژن کی خاطر ڈش انٹینا نصب کروانا چاہئے تاکہ بداثرات کا تدارک ہو سکے۔

پھر یا ہر معاشرے میں ایک ماحول یہ بھی پیدا ہو رہا ہے کہ نوجوان ہاتھ سے کام کرنا ہتک سمجھتے ہیں۔ یا ایسی چیز جو روزمرہ کے استعمال سے تعلق رکھتی ہو ہاتھ میں پکڑ کر پبلک کے سامنے سے چلنے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ یہ نقص بھی ایسا نقص ہے جس کو صحت مند ماحول میں برداشت نہیں کیا جاسکتا یہ درحقیقت بابوازم کا تصور ہے جو روز بروز ترقی کر رہا ہے ایک روز معاشرے میں اقتصادی بحران پیدا کر دے گا۔ اور خدمت خلق کی روح کو بھی دھچکا لگے گا۔ اب وہ نوجوان جو اپنی چیز کو اٹھا کر بازار میں چلنے سے عار محسوس کرتا ہے ہم کیسے مان جائیں کہ کل وہ غیروں کا بوجھ اٹھائے گا اور خدمت خلق کے جوہر دکھائے گا۔

خاکسار کو ایک مرتبہ سلسلہ کے ایک عظیم بزرگ کو مٹکے میں پانی بھر کر اور عام روزمرہ کے استعمال کی چیز کو اٹھا کر بازار میں گزرتے ہوئے دیکھنے کا اتفاق ہوا تب یہ ادراک ہوا کہ دنیادار اور دیندار عالم میں کتنا عظیم فرق ہے۔

اسی طرح نوجوان بچیاں ہیں ان میں گھروں کی صفائی امور خانہ داری میں مہارت حاصل کرنے میں بے شمار عوامل رکاوٹ بنے ہوئے ہیں جن کی تفصیل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے جو کہ معمولی غور سے ہر ایک کی سمجھ میں آسکتے ہیں۔

مثال کے طور پر بعض گھروں میں کھانا کھانے کا اتفاق ہوا ہے اس سے احساس ہوتا ہے کہ جو خواتین آلو گوشت پانی اور مصالحہ جات میں حسن سلوک پیدا نہیں کر سکتیں وہ گھر کے افراد میں کیسے حسن سلوک پیدا کر سکیں گی کیونکہ ایسے سالن سے روز بروز افراد خانہ کی صحت گرتی جائے گی اور افراد بیمار ہو جائیں گے۔ بیمار لوگ صحت مند ماحول پیدا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ عقل سلیم جسم سلیم میں ہوتی ہے۔

مختصراً یہ کہ نئی نسلوں کی تعلیم و تربیت کے تمام ممکنہ ذرائع کے ساتھ جب تک دعا ساتھ نہ ہو گی بہت بڑا سقم باقی رہ جائے گا۔ اسلئے لازم ہے کہ دعا کے ہتھیار سے مسلح ہو کر آستانہ الوہیت میں ایک قلق اور درد سے پرسوز التجائیں کی جائیں کہ اے مولا جو ہم کر سکتے تھے حتی المقدور اس کو کرنے کی کوشش کی ہے اب معاملہ تیرے سپرد ہے تو تو رحم فرما اور گزشتہ ماضی سے آئندہ حال بہتر فرما۔ آمین ثم آمین۔

تقویٰ کا آغاز

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بتاریخ 97-10-31 میں فرمایا۔

"تقویٰ کا آغاز سمع و طاعۃ سے شروع ہوتا ہے"

امام وقت کی آواز سننے اور اس کی تعمیل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا ایک ایمان دار کا شیوہ ہوتا ہے۔ اس لئے تحریک جدید کے بارے میں حضرت صاحب نے جس معیار کی اور جس سبقت کے جذبہ کے ساتھ قربانی پیش کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ اسے سمع و طاعۃ کے جذبہ کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے کہ تقویٰ کا یہی اقتضا ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

عاجزانہ راہیں

مصنفہ۔ امتہ الرفیق ظفر
ناشر۔ شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی بسلسلہ صد سالہ جشن تشکر۔

امتہ الرفیق ظفر صاحبہ نے اس کتاب کا انتساب حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں اپ کے لئے) کے نام نامی سے کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ آپ کے روح پرور باطنی امور سے معمور خطبات سچی عبودیت اور عاجزانہ راہوں کے اختیار کرنے کا درس دیتے ہیں۔ اور آپ کی عمر و صحت میں بے انداز برکت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے اور اپنے لئے یہ دعا کی ہے ہمیں آپ کی زریں نصائح پر ہمیشہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیش لفظ میں سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کراچی لکھتی ہیں۔

اللہ تبارک تعالیٰ کے شکر گزار ہیں جو لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر کتب شائع کرنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ زیر نظر کتاب عزیزہ امتہ الرفیق ظفر نے مرتب کی ہے۔ ایک زمانہ میں لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی سیکرٹری تعلیم رہی ہیں۔ اسم بامسمیٰ 'سب کی رفیق' مونس' اور پیار کرنے والی ہیں۔ عجز و انکسار سے پر ہیں۔ آج کل کینیڈا میں مقیم ہیں وہاں بھی لجنہ کے فرائض سے منسلک ہیں۔ اس دفعہ پاکستان آئیں تو یہ پیارا تحفہ لجنہ کراچی کی نذر کر گئیں۔ لجنہ کراچی ان کی مرتب کردہ دو کتب پہلے بھی شائع کر چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء عطا کرے۔

کتاب کا نام پیارا ہے اور متن بھی پیارا ہے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ کے خطبات سے استفادہ نے اس کی توقیر بڑھا دی ہے۔ آپ ہی کے الفاظ میں عبد کا مفہوم دیکھئے۔ "عبد کے مفہوم میں آپ (ﷺ) درجہ کمال کو پہنچ گئے۔ عبد کے عام مفہوم ہیں یعنی عاجزی اور حد سے زیادہ تذلل اختیار کرنا۔ اور اپنے نفس کی طرف کوئی بھی بڑائی منسوب نہ کرنا۔ اس میں رسول ﷺ سے بڑھ کر کوئی عاجز بندہ دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ اور پھر اپنے وجود کو کلیتاً خدا کے سپرد کر دینا اور اس کی عبادت میں اپنے آپ کو کھو دینا اس پہلو سے دنیا میں کوئی انسان آپ سے بڑھ کر عبادت گزار بندہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لحاظ سے عبد کامل تھے۔ تو آپؐ تھے (کلام الٰہی) میں اگرچہ مختلف انبیاء کو مختلف القابات ملے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کو "عبداللہ" نہیں کہا گیا۔ یہ سب سے بڑا لقب ہے جو کسی بندے کو خدا عطا کرتا ہے۔ یا کر سکتا ہے ان معنوں میں عقلی لحاظ سے اس سے بڑھ کر لقب موجود نہیں۔

(خطبہ 20۔ اپریل 1990)

آگے چل کر محترمہ سلیمہ میر صاحبہ کہتی ہیں کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے "حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقولے" کے نام سے 1936ء میں ایک مضمون لکھا جو اخبار "الحکم" میں شائع ہوا جس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاکساری اور عاجزی کے متعلق یہ مقولہ درج فرمایا کہ آپ فرمایا کرتے تھے

"خاک شو پیش ازاں کہ خاک شوی"
خاک ہونے سے پہلے خاک ہو جا

آخر انسان نے مر کر مٹی میں مل جانا ہے چاہئے کہ زندگی میں ہی انسان خاکساری اختیار کرے۔ عاجزی اور انکساری کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ تکبر اور رعونت اور بڑائی کو ترک کر دے۔

(الفضل انٹرنیشنل 24۔ فروری تا 2 مارچ 1995ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی مقولے پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کے شعبہ اشاعت کی سیکرٹری عزیزہ امتہ الباری ناصر اور ہم سے تعاون کرنے والے محترم مولانا عبدالباسط صاحب شاہد (مربی سلسلہ) کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک بہترین جزاء عطا فرمائے۔ نیز عزیزہ برکت ناصر اور عزیزہ شہناز نعیم اور سب معاونات کا شکریہ ادا کرتی ہوں جن کے تعاون سے یہ کتاب قارئین تک پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی جنت عطا کرے۔ آمین۔

کتاب 276 صفحات پر مشتمل ہے اور سفید کاغذ پر جلی حروف میں لکھی ہوئی ایک نہایت خوبصورت پیش کش ہے۔ ہم شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو مبارک باد پیش کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے کام کو جاری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت دے۔

آخری ٹائٹل پر ان کی شائع کردہ کتب کی فہرست شائع کی گئی ہے جس میں پچاس کتابوں کا ذکر ہے۔ اللّھم زد فزد۔ (ن۔س)

ooo

اپنے محبوب امام کی آواز پر مخلصانہ پیشکش کیجئے

o تحریک جدید کے سال نو کا اعلان ہمارے پیارے امام نے 31۔ اکتوبر 1997ء کو فرما دیا ہے۔ آپ اپنی مخلصانہ پیشکش دفتر ہذا کو بھجوا رہے ہوں گے یا بھجوانے والے ہوں گے۔ اپنی قربانی پیش کرتے وقت حضرت صاحب کے حسب ذیل ارشادات مد نظر رکھئے گا۔

"تقویٰ کی توفیق ڈھونڈتے رہو...... ہر نیکی نیکیوں کی توفیق بڑھاتی چلی جاتی ہے...... جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے گا وہ فلاح پائے گا...... خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مغفرت کا اجر ملتا ہے...... صدقے دیکر آگ سے بچو!"

ان ارشادات سے ظاہر ہے کوئی پیشکش استطاعت سے کم نہیں ہونی چاہئے۔ تقویٰ کا یہی تقاضا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) نے فرمایا تھا۔

"جو دوست وعدہ لکھوانے میں سستی سے کام لیتے ہیں وہ اپنے ہی نقصان کر رہے ہیں۔ وہ اس طرح کہ (دین حق) نے ہمیں بتایا ہے اللہ تعالیٰ (صاحب ایمان) کی نیت پر بھی ثواب دیتا ہے"۔

پس تحریک جدید کے صدقہ جاریہ کے لئے جلد از جلد اپنا معیاری وعدہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کیجئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

o

ساحلوں کی ریت پر لکھا کرو
پانیوں میں غلغلہ پیدا کرو

رات اور دن میں حدِ فاصل ہے شام
رات دن کو شام سے پرکھا کرو

ذرّہ ذرّہ ہو دلیلِ کائنات
تم کبھی اس طرح بھی سوچا کرو

چاند بھی جب دے نہ پائے روشنی
گھُپ اندھیروں کی طرف دیکھا کرو

چھوڑ کر تم اپنے اندر کی تلاش
جو نہ مل پائے اُسے ڈھونڈا کرو

ٹوٹ کر چاہو تم اپنے آپ کو
اور اپنے آپ کو رُسوا کرو

مسکراہٹ اپنی میرے نام کر
گھُورنا ہو تو مجھے گھُورا کرو

چاند تارے جھولیوں میں ڈال کر
روشنی کا رات کو سودا کرو

نام لیتے ہو مرا اعزاز سے
اس طرح مجھ کو نہ تم رُسوا کرو

غیر سے منسوب ہوتے ہو نسیم؟
یوں نہ اپنے آپ کو بیچا کرو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں ظلم کا نیا انداز

بھارتی فوج اور پولیس نے مقبوضہ کشمیر میں ظلم وستم کا جو نیا انداز اختیار کیا ہے اس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں کشمیری اپنے گھروں سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ بھارتی فوج اور پولیس گھروں کو مسمار کر رہی ہے یا ان کو نذر آتش کر رہی ہے۔ ظلم کا یہ نیا سلسلہ اننت ناگ اور ملحقہ علاقوں میں ہو رہا ہے۔ ان علاقوں سے نقل مکانی کر کے آنے والے لوگوں نے سری نگر میں صحافیوں سے ملاقات کر کے ان کو اس تازہ افسوسناک صورت حال سے آگاہ کیا۔ ان لوگوں نے بھارتی فوج اور پولیس کے مظالم کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے اور طاقت کے اندھا دھند استعمال پر عالمی رائے عامہ کی توجہ مبذول کروائی۔ بعض مقامات پر مجاہدین آزادی نے جوابی کارروائی کی اور بھارتی فوج پر حملے کئے۔

OOO

بھارت کا سیاسی بحران

بھارت کا سیاسی بحران جاری ہے اور کانگرس یہ فیصلہ نہیں کر پا رہی کہ وہ متحدہ محاذ کی حکومت سے اپنی حمایت واپس لے لے یا نہیں۔ اگر کانگرس نے حمایت ترک کی خیال ہے کہ نئے انتخابات ہوں گے۔ اگر وزیراعظم آئی کے گجرال خود مستعفی ہو گئے تو بھارتی صدر کسی اور شخص کو وزیراعظم نامزد کر کے ان سے پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کو کہیں گے۔

کانگرس متحدہ محاذ کی حکومت سے اس لئے ناراض ہے کہ اس کا مطالبہ متحدہ محاذ کی حکومت نے ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ کانگرس نے مطالبہ کیا تھا کہ متحدہ محاذ کی حکومت سے سری لنکا کے تامل باغیوں سے ہمدردی رکھنے والی سیاسی جماعت ڈی ایم کے کو نکال باہر کیا جائے۔ کیونکہ آن جہانی وزیراعظم راجیو گاندھی کی موت کی تحقیقات کرنے والے جین کمیشن کی رپورٹ کا ایک حصہ حال ہی میں سامنے آیا ہے جس میں کمیشن نے بتایا ہے کہ اس سیاسی جماعت کے ارکان نے راجیو گاندھی کے قاتلوں کی مدد کی تھی۔

بھارت کے سیاسی بحران کے نتیجے میں بھارتی پارلیمنٹ کے اجلاس میں سخت ہنگامہ ہو چکا ہے۔ اور اجلاس سپیکر نے ملتوی کر دیا تھا۔

OOO

عراق کی وارننگ

عراق نے اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے اپنی کارروائیوں کے دوران عراق کے صدارتی محل میں داخل ہونے کی کوشش کی تو انہیں عراق سے نکال دیا جائے گا۔ اقوام متحدہ کے انسپکٹر ہر ایسی جگہ پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں جہاں ان کے خیال میں اسلحہ چھپایا گیا ہے۔ امریکی وزیر دفاع مسٹر ولیم کوھن نے الزام لگایا ہے کہ عراق اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے اور یہ کہ عراق نے اسلحہ چھپایا ہوا ہے جہاں تک پہنچنے میں وہ رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔

OOO

فلسطینی اتھارٹی کا انکار

فلسطینی خود مختار اتھارٹی نے 6 سے 8 فی صد فلسطینی زمین اسرائیل کو دینے کا اسرائیلی مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے اس معاملے پر بات چیت کرنے کے لئے اسرائیلی وزیراعظم سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اسرائیل کو کہا ہے کہ وہ پوری سچائی سے امن معاہدے پر عمل کرے۔ اس معاہدے کے مطابق اگلے سال کے وسط تک اسرائیل پر یہ لازم ہے کہ وہ فلسطینی علاقوں سے اپنی فوج واپس بلالے تاہم سردست فلسطینیوں کے ساتھ کئے گئے اس معاہدے اور ڈیٹن امن معاہدے پر عمل در آمد کا کوئی امکان دکھائی نہیں دے رہا۔

OOO

وینکوور کانفرنس

کینیڈا کے شہر وینکوور میں بحرالکاہل اور امریکہ کی مختلف حکومتوں کے درمیان ہونے والی سربراہ کانفرنس اختتام پذیر ہو گئی۔ ان ممالک نے عالمی سطح پر اقتصادی مسائل پر غور کیا۔ اور سٹاک ایکس چینجوں کو لاحق ہونے والے اقتصادی نقصانات کا مقابلہ کرنے کے لئے 60 کروڑ ڈالر کا ایک فنڈ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے جو ایسی صورت حال میں کام آ سکے گا۔

یاد رہے کہ کچھ عرصہ پیشتر بنکاک میں سٹاک ایکس چینج کو لاحق ہونے والے خطرات کے پیش نظر کئی ممالک کے سٹاک ایکس چینج سخت نقصانات سے دوچار ہو گئے تھے۔ اس فنڈ کا مقصد یہ ہے کہ ایسی صورت حال میں ان سٹاک ایکس چینجوں کی مدد کی جائے تاکہ دوسرے ممالک میں سٹاک مارکیٹیں مستحکم رہیں۔

OOO

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت [illegible] بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

نون - سین

مثبت اور منفی سوچ

اگر ہم کسی سے کہیں کہ اپنی سوچ بدل لو تو وہ کہے گا کہ میں سوچ کس طرح بدلوں لیکن غور کرنے پر یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ سوچ کے جو دو پہلو ہیں ان کے درمیان ایک بہت باریک سی لکیر ہے۔ ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر آنے میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ مثبت سوچ ہے تو اور طرح کی ہو گی منفی سوچ ہے تو اور طرح کی ہو گی۔

کہا جاتا ہے ناکہ نفسیات کے ماہر ایک گلاس میں کچھ پانی بھر کر جسے آدھا گلاس کہا جا سکے میز پر رکھ دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے۔ منفی سوچ والا تو کہتا ہے کہ آدھا گلاس خالی ہے اور مثبت سوچ والا کہتا ہے کہ آدھا گلاس پانی ہے۔ اب اگر آپ اس پر غور کریں تو ان دونوں باتوں میں سے کسی بات کا کہنا بھی مشکل نہیں ہے۔ اس لئے کہ باتیں تو دونوں درست ہیں۔ صرف سوچ کا فرق ہے۔ اگر ہم نے اس حصے کو دیکھا اور اس پر اپنی سوچ کو مرکوز کیا جو خالی ہے تو ہمارے لئے آدھا گلاس خالی ہے اور اگر ہم نے اس حصے کی طرف دیکھا جہاں پانی موجود ہے تو یہ مثبت سوچ ہے ان میں سے ہم کوئی ایک بات بھی کہہ سکتے ہیں یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آدھا گلاس خالی ہے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آدھا گلاس پانی ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان اتنی باریک لکیر ہے کہ پتہ نہیں چلتا۔ سوچنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی کیونکہ باتیں دونوں صحیح ہیں۔ صرف ہماری سوچ نے ان دونوں باتوں کو مختلف رنگوں میں دیکھ لیا ہے۔ بعض لوگ دنیا کی مشکلات سے گھبرا جاتے ہیں۔ انہیں مثال کے طور پر یہ بتایا جاتا ہے کہ کیا کوئی باغ ایسا بھی ہے جس میں پھول تو ہوں لیکن کانٹے نہ ہوں۔ کیا کوئی پھول ایسا بھی ہے کہ جس کے ساتھ کانٹے نہ ہوں یا جس کی ٹہنی کا کوئی نہ کوئی حصہ آپ کو چبھ نہ رہا ہو۔ ایسا تو ہو نہیں سکتا۔ پھول ہیں تو کانٹے بھی ہوں گے اگر پھول اور کانٹے دونوں چیزیں موجود ہیں اور پھر بھی ہم اسے باغ کہتے ہیں اور باغ میں جانا پسند کرتے ہیں۔ باغ کی سیر کو اپنے لئے ایک صحت افزا کام سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی جاننا چاہئے زندگی ایسی ہے کہ جہاں آسانیاں بھی ہوں گی اور مشکلات بھی ہوں گی۔ آسانیاں تو خود آپ کو مل جائیں گی مشکلات سے بچنے کے لئے آپ کو کوشش کرنی پڑے گی اور اس کوشش کے لئے عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ کبھی آپ نے سمندر کا سفر کیا ہے یا یوں کہیئے کہ کبھی آپ نے اپنی کشتی میں سمندر کا سفر کیا ہے تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ بعض اوقات آپ کی کشتی بڑی روانی کے ساتھ چلتی چلی جاتی ہے اور بعض اوقات اسے تھپیڑے پر تھپیڑے لگتے ہیں۔ جب تھپیڑے پیچھے دھکیلنے لگتے ہیں تو آپ کو خاصی مشکل پڑتی ہے لیکن اس مشکل کی وجہ سے اپنا سفر تو ختم نہیں کر دیتے آپ چلتے چلے جاتے ہیں۔ آسانی ہو تب بھی اور مشکل ہو تب بھی۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کا اصل مقصد سفر کا ختم کرنا ہے۔ منزل مقصود تک پہنچنا ہے اور وہ اسی طرح پہنچا جا سکتا ہے کہ جہاں آسانی ہے وہاں آسانی حاصل کر لی جائے۔ جہاں مشکل ہے وہاں مشکل پر قابو پانے کی کوشش کی جائے۔

پس منفی اور مثبت کا جو فرق ہے نہایت باریک ہے۔ منفی سے مثبت میں آنے کے لئے اور مثبت سے منفی میں آنے کے لئے نہ وقت لگتا ہے اور نہ محنت لگتی ہے نہ کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اپنی سوچ کو بدلنا پڑتا ہے۔ اگر آپ اپنی سوچ کو مثبت رکھیں تو ہر بات کو آپ اپنے لئے مفید پائیں گے اور اپنے لئے ضروری پائیں گے۔ اور اگر آپ اپنی سوچ کو منفی رکھیں تو مفید بات آپ کو ملے گی تو اس کا مزا نہیں آئے گا۔ اور مشکل بات آپ کے سامنے آئے گی تو آپ پریشان ہو جائیں گے۔

پس آپ اس بات پر غور کریں۔ اپنے منفی رویے کو مثبت رویے میں تبدیل کریں۔

OOO

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار یکم- دسمبر 1997ء

12-30 جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-کوئز تحریک پاکستان(حصہ پنجم)-
2-00 کوئز از لجنہ-فاروق آباد بمقابلہ چک 98 شمالی-
2-30 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نمبر24-(1996ء)بیت الفضل لندن-
4-25 چینی زبان سیکھئے
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-کوئز تحریک پاکستان حصہ پنجم-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 آپ کا خط ملا-سید نصیر احمد شاہ صاحب-
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن-ورائٹی- تمباکو کے متعلق بات چیت جانوروں کی ہڈیوں کو محفوظ کرنا-
8-00 اردو کلاس-
9-00 چینی زبان سیکھئے-
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-کوئز تحریک پاکستان حصہ پنجم-
12-00 درس کلام الٰہی (نمبر24)(1996ء)از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن-
1-30 کوئز از لجنہ-فاروق آباد بمقابلہ چک 98 شمالی-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 سپورٹس فٹ بال میچ دارالرحمت بمقابلہ دارالعلوم-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 نارویجین زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیوپیتھی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 ترکی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 اردو کلاس-

منگل 2-دسمبر 1997ء

12-30 رات-جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سوئٹزرلینڈ-
2-30 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
3-00 ہومیوپیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
4-05 نارویجین زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 سپورٹس- فٹ بال میچ- دارالبرکات بمقابلہ دارالعلوم-
8-00 اردو کلاس-
9-00 نارویجین زبان سیکھئے
10-00 ہومیوپیتھی کلاس-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
12-00 پشتو پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق-روحانی خزائن-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 طبی معاملات-"انجائنا" مہمان-ڈاکٹر لطیف اے قریشی-
4-30 کلام الٰہی کا صحیح تلفظ حصہ اول-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 فرنچ زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 نارویجین زبان سیکھئے-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 اردو کلاس-

بدھ 3-دسمبر 1997ء

12-30 رات-جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 حکایات شیریں-
4-25 فرنچ زبان سیکھئے-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 طبی معاملات "انجائنا" مہمان-ڈاکٹر لطیف اے قریشی-
7-30 کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
8-00 اردو کلاس-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 سواحیلی پروگرام-
12-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
1-30 اراؤنڈ دی گلوب-ہماری کائنات-
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
7-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 اردو کلاس-

جمعرات 4-دسمبر 1997ء

12-30 رات-جرمن سروس-
1-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
2-00 المائدہ-اروی کے پتوں کے پکوڑے-
2-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 ترکی زبان سیکھئے
4-30 عربی پروگرام-
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 کینیڈین ہورائزن-ٹک ٹاک نمبر12-
7-30 سیرت-حصہ پنجم-
8-00 اردو کلاس-
9-00 ترکی زبان سیکھئے-
9-30 عربی پروگرام-قصیدہ نظم-
9-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ-
12-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ (22-3-96)-
1-00 المائدہ-اروی کے پتوں کے پکوڑے
2-00 لقاء مع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت حصہ 24-
4-30 دین حق کی تاریخ کا ایک ورق-از بی-اے-رفیق-
5-05 تلاوت-خبریں-
5-30 ڈچ زبان سیکھئے
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیوپیتھی کلاس-از حضرت صاحب
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 روسی پروگرام-
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں-
11-30 اردو کلاس-

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فضل بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ بشیر احمد صاحب جو کہ مکرم راجہ بشارت احمد صاحب سابق قائد مونگ کی والدہ تھیں مورخہ 97-11-17 بعمر 64 سال چار بجے شام مونگ میں وفات پا گئیں ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا- بیت المبارک میں جنازہ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھایا- موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ مونگ نے دعا کروائی- موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے-

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے کا نام محمد بوٹا سے تبدیل کر کے احسن احمد رکھ لیا ہے- اب اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے-

خوشی محمد
محلہ باغبانپورہ نزد احمدیہ بیت الذکر
حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ شہر

گمشدہ سائیکل

○ ایک عدد سائیکل ایگل نمبر 399783AG بلیک کلر 22 انچ ڈبل بار مورخہ 97-11-3 کو جامعہ احمدیہ سے گم ہو گیا ہے- اس سائیکل کے سلسلہ میں اگر کسی کو علم ہو تو دفتر نظارت امور عامہ میں اطلاع کر دیں-

بقیہ صفحہ 1

ڈیڑھ سو دفعہ ہو جاتی ہے- دستخط بھی کرتا جاتا ہوں- دستخط کرتے وقت (اللہ پاک ہے) کہنا دستخط کرنے میں روک تو نہیں وہ تو مسل (Muscle) کی عادت ہے کرتا ہے- بڑی تیزی سے میں اپنے دستخط کرتا ہوں تو تم بھی ذکر کرو، تم اپنا وقت کیوں ضائع کر رہے ہو تم ورقے الٹا رہے ہو ساتھ تسبیح و تحمید پڑھو- اب مجھے تعداد یاد نہیں لیکن جس وقت دستخط ختم ہو گئے تو وہ کلرک مجھے کہنے لگا کہ آپ نے تو عجیب نسخہ بتایا میں اتنی دفعہ (اللہ پاک ہے)(-) پڑھ چکا ہوں اور وہ بڑا خوش اور ایکسائیٹڈ (Excited) تھا اس وقت اس پہ کوئی دھیلہ خرچ نہیں آتا- ایک منٹ آپ کی زندگی کا زائد خرچ نہیں ہوتا- دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں کہ اگر آپ خدا تعالیٰ کو وہ کام کرتے ہوئے یاد رکھیں تو اس کام میں نقص پیدا ہو جائے- ہے ہی کوئی نہیں- صرف عادت کی بات ہے- عادت ڈالیں اور اللہ تعالیٰ کے زیادہ سے زیادہ پیار کو حاصل کریں- اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے-

(از خطبہ 12-اکتوبر 1979ء)

○○○

خبریں

ربوہ : 29- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف کے خلاف توہین عدالت کیس کی سماعت کے دوران سینکڑوں مشتعل افراد نے سپریم کورٹ پر حملہ کر دیا۔ یہ لوگ سینیٹر سیف الرحمن ارکان صوبائی اسمبلی سردار نسیم' اختر رسول اور وزیراعظم کے مشیر طاہر خیلی کی قیادت میں کورٹ روم میں داخل ہوئے جہاں چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ بنچ کے دیگر ارکان سمیت سماعت کر رہے تھے۔ چیف جسٹس کو مارنے کی کوشش کی گئی اس صورت حال کے باعث انہیں کیس کی سماعت ملتوی کرنا پڑی مشتعل کارکنوں نے ایک صحافی کو مار مار کر آدھ موا کر دیا۔ ہنگامہ اس قدر شدید تھا کہ حکومت کے اپنے وکلاء کو بھی ججوں کے مخصوص راستوں سے بھاگنا پڑا۔ مسلم لیگی رہنماؤں کی قیادت مشتعل ہجوم عدالت کی عمارت کا آہنی مین گیٹ توڑ کر اندر پہنچا تھا۔ مظاہرین عدالت عظمیٰ کی چھت پر چڑھ گئے۔ پولیس تماشائی بن گئی مظاہرین ہوائی فائرنگ کرتے رہے پیپلزپارٹی کے سینیٹر اقبال حیدر پر تشدد کیا گیا۔ عمارت کے باہر کریکروں سے دھماکے کئے گئے۔

مظاہرین صدر مملکت اور چیف جسٹس کے خلاف نازیبا نعرے لگا رہے تھے۔ سینکڑوں کارکن لاہور سے پہنچے تھے۔ عدالت عظمیٰ کے بیرونی جنگلے اور درختوں کے ساتھ احتجاجی بینر آویزاں کر دیئے گئے تھے۔ کمرہ عدالت میں شدید ہنگامہ تھا۔ خواجہ آصف مشتعل کارکنوں کو ٹھنڈا کرتے رہے۔ چیف جسٹس مظاہرین کے کمرہ عدالت میں داخل ہوتے ہی سماعت ملتوی کرکے جج صاحبان کے ہمراہ اپنے چیمبرز میں چلے گئے۔ مین گیٹ سے عدالت تک پہنچنے میں مظاہرین کو کسی مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ چیف جسٹس سجاد علی شاہ عدالت سے جانے لگے تو مظاہرین نے گاڑی پر حملہ بول دیا کمانڈوز نے انہیں ہجوم سے نکالا۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے سپریم کورٹ میں جمعہ کو پیش آنے والے ہنگامہ پر سخت غم و غصے کا اظہار کیا ہے اور رپورٹ طلب کر لی ہے۔ وفاقی وزیر اطلاعات سید مشاہد حسین معذرت کے لئے چیف جسٹس کے گھر گئے۔ وہ گھر میں موجود نہ تھے پولیس کی طرف سے کارروائی نہ کرنے کی تحقیقات کا بھی حکم دے دیا گیا ہے۔ ہنگامہ کرنے والوں کی گرفتاری کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ صحافیوں نے سپریم کورٹ میں ایک صحافی کی پٹائی پر شدید احتجاج کیا۔ وفاقی وزیر مشاہد حسین نے کہا کہ حکومت واقعہ کی مذمت کرتی ہے۔

○ جسٹس سعید الزمان صدیقی اور جسٹس فضل الرحمان خان پر مشتمل دو رکنی بنچ پشاور نے حکم دیا ہے کہ یکم دسمبر 1997ء کو اسلام آباد میں 15 ججوں پر مشتمل فل کورٹ بلایا جائے۔ جو اسلام آباد میں پرنسپل سیٹ میں دائر تمام درخواستوں کی سماعت کرے فیصلہ کے مطابق پشاور بنچ کے سینئر جج جسٹس سعید الزمان صدیقی فل کورٹ کے سربراہ ہوں گے۔ پشاور بنچ کے تیسرے جج جسٹس مختار احمد جونیجو سماعت اور فیصلے کے دوران غیر حاضر رہے۔ سپریم کورٹ پشاور کے فاضل جج نے کوئٹہ بنچ کے فیصلے کی تائید کی جس نے چیف جسٹس کے خلاف رٹ فل کورٹ میں پیش کرنے کا حکم دیا تھا۔

○ سپریم کورٹ کے کل 17 جج ہیں۔ جسٹس اجمل میاں نے چیف جسٹس کی تقرری کے حوالے سے کیسوں کی سماعت کرنے والے بنچ میں شامل ہونے سے معذوری ظاہر کر دی ہے۔ 15 رکنی فل کورٹ میں جسٹس سجاد شامل نہیں ہوں گے۔ دوسرے سینئر ترین جج کی حیثیت سے جسٹس سعید الزمان صدیقی فل کورٹ کے سربراہ ہوں گے۔ جو چیف جسٹس کی تقرری کے حوالے سے تمام درخواستوں کی سماعت کریں گے۔ رجسٹرار کو اجلاس کے انتظامات کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ جسٹس سید سجاد علی شاہ نے سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس سعید الزمان صدیقی کے خلاف ریفرنس صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری کو بھجوا دیا ہے۔ اور صدر سے کہا گیا ہے کہ وہ آئین کے آرٹیکل 209 کے تحت یہ ریفرنس سپریم کورٹ جوڈیشل کونسل کو بھیجیں جو چیف جسٹس کے علاوہ سپریم کورٹ کے دو سینئر ترین جج اور ہائی کورٹوں کے دو سینئر ترین چیف جسٹس صاحبان پر مشتمل ہے۔

○ سپریم کورٹ پر حملہ کے جرم میں 60 مسلم لیگی رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اور چار کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ قانون کے پابند ہیں ریڈیو تہران کے مطابق بحران میں صدر نے پہلی بار کھل کر چیف جسٹس کی حمایت کی ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے ملک کی دو اعلیٰ شخصیات کو بذریعہ فون تمام صورت حال سے آگاہ کر دیا دونوں اہم شخصیات نے چیف جسٹس کو یقین دہانی کرائی کہ عدالتوں کو ان کے فرائض کی ادائیگی میں مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ اور ملک کے محترم ترین ادارہ کے تحفظ کو پامال کرنے والے افراد سزا سے بچ نہیں سکیں گے۔

○ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے صدر مملکت کو خط لکھا ہے کہ فوج سپریم کورٹ اور ججوں کو تحفظ دے۔ پولیس نے سپریم کورٹ میں موجودگی کے باوجود ہجوم کو عدالت عظمیٰ پر حملے کی اجازت دی۔ اور روکنے کی کوشش نہ کی۔ بلکہ عدالت کے افسران کو جواب دیا کہ یہ حکومت کے حامی لوگ ہیں۔

○ سپریم کورٹ کی عمارت پر مسلم لیگی کارکنوں کے حملے کے بارے بین الاقوامی ذرائع ابلاغ بی بی سی۔ سی این این اور دیگر بیرونی ذرائع ابلاغ نے اپنی رپورٹس میں اسے پاکستان کے لئے انتہائی شرمناک واقعہ قرار دیا۔ بی بی سی نے اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ پر مسلم لیگی کارکنوں کے حملہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ میاں نواز شریف کی حکومت عدلیہ کا احترام کس قدر کرتی ہے۔ ان کے کارکن گیٹ توڑ کر اندر داخل ہو گئے۔ چیف جسٹس کے خلاف نازیبا نعرے لگائے۔ مخالف وکلاء سے ہاتھاپائی کی۔ پولیس نے جان بوجھ کر ہجوم کو کھلی چھٹی دی۔ اور مظاہرین کو من مانی کی اجازت دی' بی بی سی نے کہا کہ پاکستان میں یہ روایت ہے کہ پولیس حکومتی حمائتیوں کے خلاف طاقت کے استعمال سے گریز کرتی ہے۔ تاہم فوج کی مداخلت کا کوئی امکان نہیں۔ ریڈیو تہران نے کہا کہ ابھی تک واضح نہیں ہو سکا کہ جسٹس سجاد علی شاہ اب چیف جسٹس پاکستان ہیں بھی یا نہیں۔ بی بی سی نے اپنے تبصرہ میں کہا کہ اب وزیراعظم یا چیف جسٹس میں سے ایک کو جانا ہو گا۔

○ پاکستان کے ممتاز قانون دان اور سپریم کورٹ کے سابق جج فخرالدین جی ابراہیم نے ملک میں جاری آئینی محاذ آرائی کے بارے میں کہا ہے کہ یہ سارا معاملہ چیف جسٹس کی تقرری کا ہے۔ جب ان کی تقرری ہوئی تھی تو یہ سوال اٹھا تھا کہ ان کی تقرری کہاں تک آئینی ہے اور قانونی ہے۔ اس وقت میں نے بھی کہا تھا کہ آئینی طور پر ان کی تقرری درست ہے۔ نیز شریف الدین پیرزادہ اور ایس ایم ظفر نے بھی اسے درست قرار دیا تھا۔ لیکن اس وقت جو صورتحال ہے اس کے پیشِ نظر چیف جسٹس کی تقرری کا معاملہ پوری کورٹ سُن لے۔ کوئٹہ بنچ کا فیصلہ عبوری حکم ہے۔ چیف جسٹس نہیں تو سپریم کورٹ بھی نہیں۔ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے اشرف واہلہ نے کہا کہ افسوس عدلیہ کے ہاتھوں عدلیہ کا وقار مجروح اور ختم ہوا ہے۔

○ بھارتی وزیراعظم گجرال نے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ججوں کی اجتماعی توہین کی گئی

سیل سیل سیل
جارجٹ ۱۔ برقعہ ریڈی میڈ جارجٹ۔ گرم کپڑا مردانہ • گرم کپڑا لیڈیز سوٹ پر سیل جاری ہے
فائدہ اٹھائیں۔ فون: 213161
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطہ:
• سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل: 212464/0341-7750609
• راولپنڈی۔ اسلام آباد:
لیڈرز محمد احمد خان
فون دفتر: 552380 رہائش 593003
• ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
فون دفتر: 213115

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسامیاں خالی ہیں
وارثیر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ پنڈی بھٹیاں کو مندرجہ ذیل خالی اسامیاں پُر کرنے کیلئے محنتی اور تجربہ کار افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔
• پروڈکشن سپروائزر: عمر 30 تا 40 سال۔ پروڈکشن اور لیبر کو کنٹرول کرنے کا کم از کم 5 سالہ تجربہ۔ سوپ و کیمیکلز فیکٹری میں کام کرنے کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
• ڈرائیور: عمر 25 تا 40 سال۔ اردو پڑھ سکتا ہو۔ ہیوی ڈیوٹی لائسنس ہولڈر کو ترجیح دی جائیگی
• چوکیدار: عمر 25 تا 35 سال۔ سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔
درخواستیں بمعہ تصدیق 5 دسمبر 1997ء تک ارسال کریں
وارثیر کیمیکلز (پرائیویٹ) لمیٹڈ پنڈی بھٹیاں (ضلع حافظ آباد)
0438-531522
فیکس 0438-531523
ہیڈ آفس: اسلم آرکیڈ 16 میکلوڈ روڈ لکشمی چوک لاہور
042-7325579
7325580